www.wilayattimes.com
اشاعت کا دوسرا سال

ہفت روزہ
WILAYAT TIMES
ولایت ٹائمز
سرینگر

اللہ کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:3 ☆ شمارہ نمبر:26 ☆ تاریخ:9 اکتوبر تا 15 اکتوبر 2017ء بمطابق 16 محرم تا 22 محرم 1439ھ ☆ صفحات:8

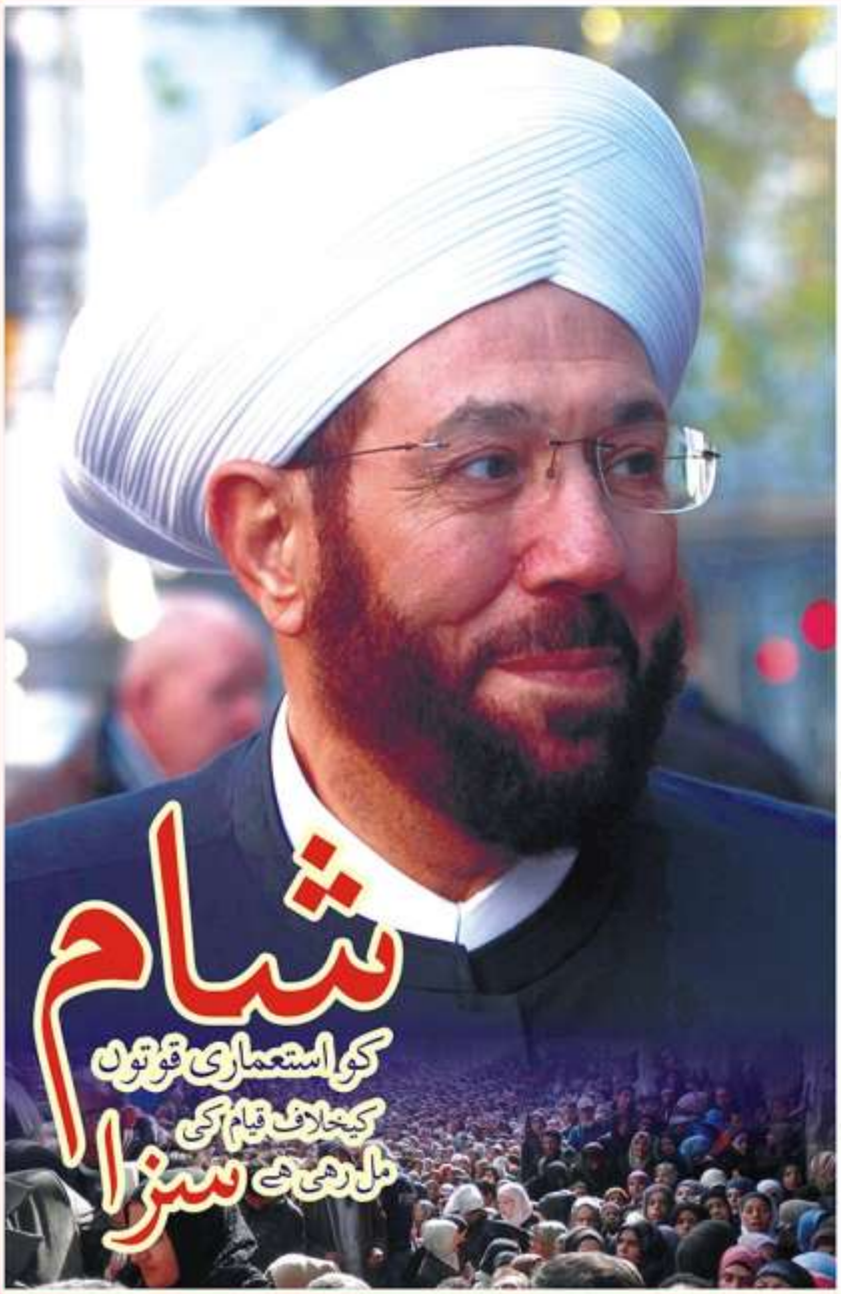

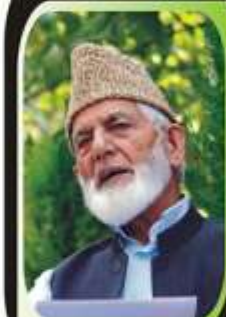

بدنظمی اور انتشار سے بچنے کی ضرورت
۴

عوام از خود خواتین کی حفاظت کریں
۴

خاتون سربراہی والی سرکار مکمل طور ناکام
۴

www.wilayattimes.com

میری یہ ذاتی رائے ہے کہ ہندوستان ،پاکستان ،بنگلہ دیش ،میانمار اورسری لنکا کی عوام کو متحد ہوکر ایک طاقتور برصغیر کی بنیادر کھنی چاہئے جس سے یہ ایک عظیم قوم میں بدل سکتی ہے اگر یورپی ممالک متحد ہوکر یورپی یونین تشکیل دے سکتے ہیں پھر جنوبی ایشیاء متحد کیوں نہیں ہوسکتا؟

صفحہ اول سے آگے

شام میں جو کچھ ہورہا ہے امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے خلاف کھڑے ہونے کی سزا ہے۔ہم نے مذہبی انتہاپسندی کہ جس کی ترویج کرکے دشمن اسلام کو کمزور کرنا چاہتے ہیں کے سامنے جھکنے سے انکار کردیا۔انہوں نے ہمیں شیعہ،سنی،حنفی اور دیگر مختلف مسلکی بنیادوں پر تقسیم کرنے کی کوشش کی درحقیقت جب ہم نے تمام نہاد عالمی طاقتوں کے سامنے سرخم ہونے سے انکار کردیا تو انہوں نے دنیا بھر کے خونخوار دہشتگردوں کو جمع کرکے انہیں شام کیخلاف لڑنے کیلئے بھیجا۔

(س) کیا آپ کا مطلب یہ ہے کہ شام میں جو کچھ ہورہا ہے ایک ظالم آمریت کے خلاف بغاوت نہیں بلکہ امریکہ اوراسکے اتحادیوں کی جانب سے مسلط کردہ ایک پراکسی جنگ ہے؟

(ج) لوگوں کو مغربی میڈیا اور مغربی پروپیگنڈہ مشینری پر ہرگز اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ہم سبھی کو شام آنے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ خود حقائق سے روبرو ہوں۔کشمیر کے معاملے کی طرح مغربی میڈیا نے اس جنت بے نظیر کے بارے میں جعلی چیزیں پیش کی اور یہ پروپیگنڈہ کیا کہ کشمیری ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں لیکن جب ہم یہاں آ گئے یہاں کی خوبصورتی اور لوگوں کی مہمان نوازی کو دیکھ کر ہم حیران رہ گئے۔جب میں کشمیر میں داخل ہوا میں نے اس علاقے کو جنت کے ایک ٹکڑے کی مانند پایا۔مساجد سے گونجنے والی اذان سے دل شاد ہوگیا،مساجد،مندر اور دیگر مذہبی عبادت گاہوں کا ایک ہی جگہ پر دیکھنا باعث مسرت ہے۔شام میں 23 سے زائد مسالک و مذاہب موجود ہیں تاہم کسی مسلک کو اقلیت کا درجہ حاصل نہیں ہے تمام مسالک یہاں برابر شمار ہوتے ہیں۔شام کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں ہمارے یہاں مذہب یا مسلک کی بنیاد پر لوگوں کیساتھ امتیاز نہیں برتا جاتا لیکن بدقسمتی سے بعض مغربی طاقتیں ایک خوشحال اور متحدہ شام کے خلاف ہیں اور انہوں نے ہمارے خلاف ایک خطرناک کھیل کھیلا تاہم خدا کے فضل وکرم سے وہ اپنے شیطانی منصوبوں میں ناکام ہوئے۔

انہوں نے شام کو چھوٹی ریاستوں میں تقسیم کرنے کی انتھک کوشش کی تاکہ اس کو کمزور سے کمزور تر کیا جاسکے کیونکہ شام عرب دنیا کا ایک ایسا واحد ملک ہے جو غاصب اسرائیل کیخلاف ثابت قدم رہا ہے۔

(س) مسلمانوں کی ایک کثیر آبادی میں تاثر پایا جاتا ہے کہ شام میں سرگرم جہادی واقعی اس ملک میں ایک خلافت قائم کرنا چاہتے ہیں؟

شام ایک جمہوریہ معاشرہ ہے یہاں مختلف مذاہب ومسالک کے پیروکار صدیوں سے بڑے باہمی میں زندگی گزارتے رہے ہیں۔اپنی جنگ کو مذہبی قرار دینے والے مسلم معاشروں کے اندر انتہاپسندی کو فروغ دینا چاہتے ہیں۔میں آپ سے یہ کہنا چاہوں کہ آپ جب یہ انٹرویو شائع کریں گے آپ سے بہت سے لوگ بیزار ہوگئے کیونکہ وہ مغربی میڈیا کے جھوٹے پروپیگنڈے سے متاثر ہیں لیکن میری آپ سے یہ گذارش ہے کہ وہ شام آئیں اور شام میں رونما ہورہے واقعات اور ان کے پیچھے شیطانی قوتوں کا اپنی آنکھوں سے بے نقاب ہوتا ہوا دیکھے۔

پیغمبراکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے صدیوں قبل جب فرمایا شام میں اسلام کبھی نابود نہیں ہوگا تو اس وقت کے بعد سے دنیا کے مختلف ممالک کے بہت سارے لوگ شام میں نام نہاد خلافت قائم کرنے کیلئے یہاں آ گئیں۔میرا ان سے یہ سوال ہے کہ کیوں انہوں نے پہلے اپنے ملک میں خلافت قائم نہیں کی،کیوں ان سالوں کے دوران انہوں نے مسجد الاقصیٰ کی آزادی کیلئے اسرائیل کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھائے۔ان عناصر کو امریکہ اور ان کے اتحادیوں نے گمراہ کیا ہے شام میں لڑ رہے جنگجوؤں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کیوں اور کس کی خاطر لڑ رہے ہیں۔اسلام،امن دوستی،بھائی چارے کا ایک ایسا دین ہے جس نے کبھی کسی پر جنگ مسلط نہیں کی جبکہ دوسروں کو پناہ دیتا رہا ہے۔ہم شام میں فتح کی دہلیز پر کھڑے ہیں اور جلد ہم شام کو دہشتگردی کے ناپاک وجود سے پاک کرنے کا اعلان کریں گے۔شام کے بعض علاقوں میں امریکہ موجود ہے اس غیرقانونی موجودگی کا مقصد تکفیری دہشتگرد گروہ داعش کو تقویت دینا تھا آج کل ایک قابل اعتماد رپورٹس گردش کررہی ہے کہ امریکہ داعشی لیڈران کو جنگی علاقوں سے نکال کر انہیں محفوظ مقامات پر منتقل کررہا ہے۔

(س) آج بآسانی سے لوگ انتہاپسندانہ نظریات کا شکار ہورہے ہیں کیا یہ علما۔ کی ناکامی نہیں؟ کیا علمائے کرام کو اپنا نقطہ نظر بدلنے کی ضرورت ہے؟

یہ ایک سہ رخی مسئلہ ہے پہلا ہمارے علمائے کرام ماضی سے باہر آنے کو تیار نہیں وہ موجودہ دور کو سمجھنے سے قاصر ہیں میں ایک صوفی اسکالر ہوں میری پی ایچ ڈی تھیسز امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں تھی۔میں نے اس بات کا مشاہدہ کیا کہ جب امام عراق میں تھے انہوں نے وہاں اپنے فقہ کی کچھ بنیاد رکھی۔دس سال بعد وہ مصر روانہ ہوئے جہاں انہوں نے اپنا نظریہ اور فقہ تبدیل کیا اور لوگوں سے کہا کہ میں نے عراق میں جو کہا ہے آپ اس کی پیروی نہ کریں۔آپ اس کی پیروی کریں جو میں نے مصر میں کہا ہے۔آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ امام نے محض دس سالوں کے اندر ہی اسلام کو دیکھنے کا نظریہ بدلا۔امام ابوحنیفہؒ نے اسلام نہیں بدلا بلکہ اسلام کو دیکھنے کا اپنا نظریہ تبدیل کیا دین اسلام عقیدہ اور نظریہ ہے عقیدہ تبدیل نہیں ہوسکتا لیکن ہم اسلام کی بہتر تفہیم کرسکتے ہیں۔

دوسرا ہمارے علمائے کرام کو گھروں کی چاردیواری سے باہر نکل کر لوگوں تک پہنچنے کی ضرورت ہے اور یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے پیغمبر آخرالزمان (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے خود کو ایک مخصوص جگہ پر محدود نہیں رکھا بلکہ آپ اسلام کی ترویج کیلئے ہر جگہ گئے۔

میں اس وقت بہت مایوس ہوا جب مجھے ہندوستان میں بعض مدارس کے طلباء سے ملنے کی اجازت نہیں دی گئی اس کے برعکس جب میں یورپ کے دورے پر گیا انہوں نے وہاں تمام طلبا کو میرے ساتھ مباحثے کی دعوت دی۔اسلام کے مختلف مسالک سے وابستہ علمائے کرام اپنے خطبہ جمعہ میں مسلک کی بنیاد پر لوگوں کے ساتھ امتیاز کرتے ہیں میرے ایسے مولویوں اور علماء سے گذارش ہے وہ اپنے معاشروں میں تعصب اور نفرت کا زہر نہ پھیلائے۔آپ محض مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کو جمع کریں کیونکہ ہمارے پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نہ صرف مسلمانوں کے بلکہ تمام عالم بشریت کے پیغمبر ہیں کیونکہ وہ رحمت للعالمین ہے اس لئے کیوں پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے پیغام کو مسلمانوں وہ بھی محض ایک فرقے تک محدود رکھا جائے۔

تیسرا مسئلہ بیرونی اثرورسوخ ہے امریکہ جیسی شیطانی طاقت کا حتمی ہدف ومقصد مسلمانوں کو ہر شعبے میں پسماندہ رکھنا ہے،ہندوستان کو کس نے تقسیم کیا؟ یہ برطانوی تھے جنہوں نے اس کام کو انجام دیا اور اس کا نتیجہ کشمیر کے تنازعے کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ان کی خواہش تھی کہ کرہ ارض کے ایک انتہائی خوبصورت ٹکڑے کے مسئلے پر ہندوستان اور پاکستان کو ایک دوسرے کے ساتھ الجھائے رکھے۔

(س) آپ نے جموں وکشمیر کی وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی سے ملاقات کی اور انہیں مسلم دنیا کیلئے رول ماڈل قرار دیا اس بیان سے سوشل میڈیا پر بحث چھڑ گئی ہے کیا آپ آگاہ تھے کہ اسطرح کے بیان سے کشمیر میں بحث چھڑ جائیگی؟

(ج) میں ذاتی طور پر وزیراعلیٰ محبوبہ مفتی یا ان کے بیک گراؤنڈ کو نہیں جانتا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ یہ کہ ہر مسلم خاتون کو محبوبہ مفتی کو اس بنیاد پر کہ وہ جس مقام پر کھڑی ہوکر ایک مخصوص علاقے کی بھاگ دوڑ سنبھال رہی ہیں رول ماڈل بنانا چاہئے کیونکہ ایشیائی معاشرے میں عورت کا اس مقام تک پہنچنا ایک بہت بڑی بات ہے۔محبوبہ مفتی کیساتھ ملاقات میں میں نے ان سے کہا کہ آپ ام المومنین حضرت عائشہؓ،حضرت خدیجہؑ اور دختر پیغمبر اکرم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنا رول ماڈل بنائے تاکہ ایشیا میں مسلم خواتین آپ سے متاثر ہوں۔شاید میرے اس بیان کو میڈیا نے مختلف متن میں پیش کیا ہے لیکن آپ کے ذریعے کشمیری عوام تک میرا یہ پیغام پہنچا دیں کہ ہم ان کی مہمان نوازی سے متاثر ہوئے اور ہم ان کی حکومت کے طریقہ کار سے بالکل اجنبی تھے۔

مسلمانوں کو پیغمبر اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے بتائے ہوئے راستے پر چل کر انہیں اپنا رول ماڈل بنانا چاہئے ہمیں شیعہ اسلام اور سنی اسلام کہنا بند کرنا چاہئے کیونکہ ہم ایک ہیں اور ہمیں متحد ہونے کی ضرورت ہے۔

(س) اب شام پر اپنی بحث کو ختم کرتے ہوئے بتائیں کہ آپ کا یہ کہنا کہ شام نئے مرحلے میں داخل ہورہا ہے تو کیا جنگ اختتام ہورہی ہے؟

(ج) ہم نے شام کی تعمیر نو کا عمل تیزی سے شروع کردیا ہے میں اپنے کشمیری بھائیوں سے شام کی تعمیر نو میں کردار ادا کرنے اور اس عرب ملک کیساتھ تجارت شروع کرنے کی گذارش کرتا ہوں۔والسلام

> شام میں 23 سے زائد مسالک و مذاہب موجود ہیں تاہم کسی مسلک کو اقلیت کا درجہ حاصل نہیں ہے تمام مسالک یہاں برابر شمار ہوتے ہیں۔ شام کے تمام شہریوں کو برابر کے حقوق حاصل ہیں ہمارے یہاں مذہب یا مسلک کی بنیاد پر لوگوں کیساتھ امتیاز نہیں برتا جاتا لیکن بدقسمتی سے بعض مغربی طاقتیں ایک خوشحال اور متحدہ شام کے خلاف ہیں اور انہوں نے ہمارے خلاف ایک خطرناک کھیل کھیلا تاہم خدا کے فضل وکرم سے وہ اپنے شیطانی منصوبوں میں ناکام ہوئے۔70یا80 سال قبل برطانیہ اور فرانس نے مشرقی بحر روم (لیوانٹ) میں ایک اسٹریٹجک ملک کو لبنان ،شام ،اردن اور فلسطین جیسی ریاستوں اور ہمیں سیاسی طور پر تقسیم کیا اور اس منصوبے کو دو غیرملکی وزرائے خارجہ سائکس اور پیکاٹ نے مکمل کیا اب لوگ دوبارہ متحد ہونا چاہتے ہیں اور اتحاد نو عرب جمہوریہ شام کا ہمیشہ سے مطالبہ رہا ہے۔ اسی وجہ کی بنیاد پر ہمیں سزادی جارہی ہے۔ دشمن ہمیں مذہب اور مسلک کی بنیاد پر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ عرب جمہوریہ شام ہمیشہ ان شیطانی منصوبوں کا مخالف اور اسلام دشمن قوتوں کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا رہا ہے۔

حضرت امام حسینؑ اور کربلا

ہمارے لئے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ کربلا میں نہ تو قرآن اور نماز حضرت امام حسینؑ سے جدا ہوئے ہیں اور نہیں حضرت امام حسین قرآن و نماز سے۔ بلکہ یہ دونوں ایك دوسرے کے مفسر ہیں تاریخ گواہ ہے کہ حضرت امام حسینؑ ایك لمحہ کے لئے بھی قرآن و نماز سے جدا نہیں ہوئے۔ ظالم نے شہ رگ ضرور کاٹ دی مگر ایك دوسرے کو ان کے روحانی رشتوں سے الگ نہ کرسکا، ظالم کے ہاتھوں سر مقدس تن سے جدا ہو گیا لیکن روح قرآن ان سے جدا نہ ہوئی ۔ حضرت امام حسینؑ اس بات پر آمادہ تھے کہ ان کا بدن چھلنی چھلنی ہوجائے مگر نماز کے وقار میں کہیں سے کوئی کمی واقع نہ ہونے پائے حضرت امام حسینؑ کا سر مقدس نوك نیزہ پر قُرآن پاك کی تلاوت کرکے بتاتا ہے کہ سر تو تن سے جُدا ہوسکتا ہے لیکن سر اور دل قرآن پاك سے جُدا نہیں ہوسکتا ۔

تحریر :ملك ظہور مہدیؔ

دینِ اسلام کے حقیقی وارث حضرت امام حسین بن علی مرتضیٰؑ جس مرتبہ پر فائز ہیں اس مرتبہ پر آپ کی والدہ گرامی اور آپ کے برادر کے علاوہ کوئی نہیں پہنچ سکا۔ بلکہ حضرت امام حسینؑ کی منزلت وعظمت اور اہل بیتؑ کی شان میں نازل ہونے والی قرآنی آیات اور احادیث رسول اکرمؐ بھی حضرت امام حسینؑ کی عظمت ومنزلت اور بلندی کو بیان کرتی ہیں۔

قرآن اور امام حسینؑ : قرآن کریم سید الکلام ہے اور حضرت امام حسینؑ سید الشہداء ہیں۔ قرآن کریم لوگوں کو رشد وکمال کی ہدایت کرتا ہے اور حضرت امام حسینؑ بھی راہ رشد وہدایت کی دعوت دیتا ہے۔ قرآن کریم شفاعت کا مقام رکھتا ہے اور حضرت امام حسینؑ بھی شفاعت کے درجہ پر فائز ہیں۔ قرآن کریم ایک مضبوط رسی اور نجات ہے اور حضرت امام حسینؑ بھی ایک محکم ومضبوط رسی اور نجات کی کشتی ہیں۔ حضرت امام حسینؑ وکربلا اور عاشورہ کا قرآن کریم سے ایک قوی اور عمیق رابطہ ہے خصوصاً حضرت امام حسینؑ کے ساتھ اتنا گہرا اور اٹوٹ رشتہ ہے جس کو ایک دوسرے کے بغیر نہیں سمجھا جا سکتا ہے۔

حضرت امام حسینؑ کا فرمان ہے کہ اے دور حاضر اور مستقبل کے مسلمانوں غور سے سنو اور اس کو پہچاننے کی کوشش کرو کہ قیام عاشورہ کی دعوت قوی ومضبوط دعوت ہے اس میں نہ کوئی پوشیدگی ہے نہ کنایہ اور نہ کوئی تقیہ کا پہلو شامل ہے بلکہ یہ دعوت آشکار اور عمل کر میدان میں آنے کا مقام ہے۔ یہ عالم دین اور ولایت وامامت کی حقیقت دعوت **الی اللہ** ہے۔

حضرت امام حسینؑ اس قیام کو تن تنہا انجام دینا نہیں چاہتے تھے بلکہ وہ چاہتے تھے کہ اس میں ایک گروہ شرکت کرے جو کہ ایسا ہو کہ جو اس قیام کو دوسروں تک منتقل کر سکے اور جو پاک وپاکیزہ وبیدار لوگ ہوں چاہے ان کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو۔ جبکہ عاشورہ ہر عصر وہر نسل کے لئے ایک عمومی اعلان ہے تاکہ ہر قوم ہر ملت اور آئندہ نسل اس کے پرتو میں کمال اور فیض حاصل کرے اور حیات نو کی مالک بنے۔ اسلام میں جس قدر فساد کی مذمت اور اس سے مقابلہ کیا گیا ہے اسی قدر اصلاح کی سفارش اور تاکید بھی کی گئی ہے۔ قرآن صرف باطنی ایمان وتقویٰ پر بھروسہ نہیں کرتا ہے بلکہ اصلاح کو ایمان وتقویٰ کا لازمہ سمجھتا ہے۔ اسلام کے حقیقی وارث حضرت امام حسینؑ کا مقصد خود نمائی وقدرت طلبی اور انتقام جوئی نہ تھا بلکہ حضرت امام حسینؑ اور اصحاب وانصار کا مقصد حضرت رسول خدا احمد مصطفیٰؐ کے بگڑے ہوئے دین کی اصلاح تھی نہ کہ مال ودولت، حکومت وطاقت اور اقتدار کی حصول۔ عاشورہ ایک ایسا مکتب حیات ہے جو فکری جدت اور بالیدگی چاہتا ہے جس میں کافی زیادہ اہم دروس پائے جاتے ہیں۔ جس میں سے ایک اہم درس امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے۔ جس سے مظلوم کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے اور جس معاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہ ہو وہ معاشرہ مردہ، بے جان اور غیر قابل رشد ہے۔ قرآن کریم ایثار وفداکاری کرنے والوں کی تجلیل وتکریم کرتا ہے جبکہ میدان کربلا میں ایثار وفداکاری کے بہت سارے جلوے دیکھے جا سکتے ہیں۔ قرآن کریم میں اکثر مقامات پر بیان ہوا ہے کہ حق کو دیکھو اور لوگوں کی اکثریت پر نہ جاؤ جبکہ میدان کربلا میں لشکر یزید تیس ہزار سے زیادہ تھی اور حق پر مبنی لشکر حضرت امام حسینؑ بہتر پر مشتمل تھی۔ قرآن کریم نہی عن المنکر، غیرت دینی اور حریم سے دفاع کرنے کی تاکید کرتا ہے اور حضرت امام حسینؑ اپنے قیام کی علت کچھ اس طرح بیان کرتے ہیں۔ کیا تم لوگ نہیں دیکھتے ہو کہ حق پر عمل نہیں ہو رہا ہے اور باطل پر عمل کرنے سے روکا نہیں جا رہا ہے۔ فرمایا کہ میں نے یہ طے کر لیا ہے کہ خواہ شہید ہو جاؤں اور میرا خون بہایا جائے میں نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔

حضرت امام حسینؑ فرزند حضرت امام علی مرتضیٰؑ وحضرت فاطمہ زہراؑ اور نواسہ حضرت رسول خداؐ تھے۔ حضرت امام حسینؑ کی ولادت اس وقت ہوئی جب آسمان سے قرآنی آیتوں کا نزول ہو رہا تھا۔ چنانچہ آپ کی شخصیت قرآنی صفات کا ایک مثلی اور قرآن کریم کے اغراض ومقاصد اور تصورات کی جیتی جاگتی تصویر ہیں یہی وجہ ہے کہ آپؑ نے اپنے دور میں قرآن کی آواز پر سب سے پہلے لبیک کی اور قرآن کے تئیں اپنی ذمہ داری کو پورا کیا۔

انقلاب کیوں؟

اوّل: امت کے امور کی بھاگ دوڑ یزید کے ہاتھ میں آ گئی تھی جبکہ یزید ایک بدکار، ناتجربہ کار اور گمراہ جوان تھا امت کے مستقبل کے لئے اس کی حکومت کسی خطرہ سے خالی نہ تھی۔ یزید کو دربار میں بھی اسلامی تربیت حاصل نہیں تھی۔ معاویہ کے فوت ہوتے ہی یزید نے حکومت سنبھالی اور صوبائی گورنروں کو حکم دیا کہ وہ اس کے لئے لوگوں سے بیعت حاصل کریں بالخصوص حضرت امام حسینؑ سے۔ آپؑ کے اور ولید کے درمیان بات چیت ہوئی ولید نے حضرت امام حسینؑ سے یزید کے لئے بیعت طلب کی تو امامؑ نے کہا میرا جیسا انسان خفیہ طور پر بیعت نہیں کرتا لہٰذا جب سب لوگوں کو بیعت کے لئے بلائے تب ہی ہمیں بھی بلانا کیوں کہ یہ مسئلہ سب کا اجتماعی مسئلہ ہے۔ ولید کے پاس مروان بن حکم بھی موجود تھا اس نے ولید کو ورغلایا کہ حسینؑ سے طاقت کے ذریعہ بیعت حاصل کی جائے اور اگر حسینؑ نے بیعت نہیں کرتے تو ان کو لازمی طور پر قتل کر دیا جائے۔ حضرت امام حسینؑ بڑی سختی سے اپنے موقف پر قائم رہے۔

اس واقعہ کے بعد بڑھتی ہوئی قتل وغارت اور ایذا رسانی کے خلاف تحریک حضرت امام حسینؑ نے جنم لیا اور حضرت امام حسینؑ نے امام امت اور محافظ قرآن کی حیثیت سے اپنے اوپر عائد ذمہ داری کو نبھانے کا عزم کر لیا۔ آپؑ اپنے نانا حضرت محمد مصطفیٰؐ کی قبر مقدس پر آئے اور دو (۲) رکعت نماز قائم کی اور اپنے رب العزت، خدائے یکتا سے یوں مناجات کی۔

بار الٰہا! یہ تیرے نبی محمدؐ کی قبر مبارک ہے اور میں محمدؐ کا نواسہ ہوں مجھے جو امر درپیش ہوا ہے اس کو تو (اے خدا) جانتا ہے۔ اے میرے خدا میں کار خیر کو پسند کرتا ہوں اور کار بد سے نفرت کرتا ہوں، اے صاحب جلال ومہربان ذات تجھے اس قبر اور صاحب قبر کا واسطہ میرے لئے اس چیز کا انتخاب کر جو تجھے اور تیرے رسول کو پسند ہو۔

دوم: شدید انحراف کا مقابلہ کرنے کے لئے عوام کے اندر جو لیاقت ہونی چاہئے تھی وہ نہیں تھی، عوام کا یہ نقص دردناک صورت اختیار کر گیا تھا۔ لوگ راحت پسند اور کاہل ہو گئے تھے۔ مفاد پرستی ان کا شیوہ بن چکی تھی اور جذبہ قربانی ندارد تھا۔ اس خطرناک حقیقت کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ مسلم سماج کے اعلیٰ قائدین نے اپنے پاس مال ودولت کے ذخیرے اکٹھا کئے تھے۔

اس میں تعجب کی بات نہیں کہ بہت سے لوگوں نے حضرت امام حسینؑ کو قیام انقلاب کے دوران اموی حکومت سے نہ ٹکرانے کی صلاح دی تھی۔ ان کو ڈر تھا کہ اموی حکومت حضرت امام حسینؑ کو شہید کر دیں حالانکہ وہ لوگ بخوبی جانتے تھے کہ حضرت امام حسینؑ حق پر ہیں اور بنی امیہ باطل پر۔ یہی صورت حال انقلاب حضرت امام حسینؑ کا بنیادی سبب بنا۔ انقلاب کے ذریعہ حضرت امام حسینؑ ان مردہ ضمیروں کو جھنجھوڑنا چاہتے تھے جن کو ظلمت نے دنیوی زندگی کا گرویدہ بنا دیا تھا۔ حضرت امام حسینؑ اس بات کو اچھی طرح جانتے تھے کہ ذلت کی جو زندگی امت گزار رہی ہے اس کا شرعاً کوئی جواز نہیں ہے۔

سوم: امت کو شرعی امامت کے مفہوم اس کے دور س اثرات، اغراض اور مقاصد سے باخبر کرنا تھا۔ اموی حکومتی سیاست نے جو اسلامی مفاہیم پیش کئے تھے وہ کسی قاعدہ کی بنیاد پر نہیں تھے بلکہ مفاہیم کے ساتھ بنی امیہ کے سیاسی کھلواڑ کا نتیجہ تھا۔ یہ مفاہیم بنی امیہ کی اہل قیادتی شخصیتوں نے پیش کئے تھے وہی لوگ ذرائع ابلاغ پر قابض تھے اس مسئلہ کو بغور مطالعہ کرنا اور سمجھنا ضروری ہے۔ جبکہ حضرت امام حسینؑ اس مسئلہ کو سب سے زیادہ اور صحیح اندازے سے سمجھتے تھے اس لئے حضرت امام حسینؑ نے امت کو اموی حکومت کے سبب پیدا ہونے والے خطرات سے آگاہ کرنا شروع کر دیا اور امت کو یہ باور کرایا کہ اموی حکومت کے سیاسی ادارے اور حکومتی افراد مفہوم امامت کے برخلاف ہیں۔

انقلاب حضرت امام حسینؑ اگر نہیں ہوتا تو آج تک دنیا اور دنیا والے یہی سمجھتے کہ دین اسلام کے اندر حاکم کا یہی تصور ہے کہ جو بنی امیہ نے پیش کیا ہے۔ یہ سب خون جگر حضرت امام حسینؑ کا ہی تھا جس نے نام نہاد اسلامی حکمرانوں کی قلعی کھولنے اور ان کو غیر اسلامی ثابت کرنے کے علاوہ ساری دنیا اور موجودہ آنے والی تمام دنیا والوں کو اس بات سے باخبر کر کے عیاں کر دیا کہ حکومت بنی امیہ اور اس طرح کی تمام حکومتوں سے دین اسلام کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔

چہارم: انسان جب واجبات سے روگردانی کرتا ہے تو قرآن ناطق کی طرح قرآن صامت اس کو متنبہ نہیں کرتا اس لئے قرآن ناطق قرآن کریم کا جزو ہے یہ قرآن کا عینی عملی نمونہ ہے۔ جب بھی قرآن کریم کو کوئی دقت آ پڑے تو یہ اس پر اپنی جان قربان کر دیتا ہے یہ وہ بنیادی اصول ہے جس کے سبب حضرت امام حسینؑ نے اپنے کامیاب انقلاب کا اعلان کیا اور جس کی صدا دنیا میں گونج گئی اور جس نے دین اسلام کو زندہ جاوید بنایا۔ جس نے ہر دور میں دین اسلام کا دفاع کرنے والے اور میدان جہاد میں ڈٹ جانے والے انقلاب پیدا کئے۔

اسلام میں جس قدر فساد کی مذمت اور اس سے مقابلہ کیا گیا ہے اسی قدر اصلاح کی سفارش اور تاکید بھی کی گئی ہے۔ قرآن کریم صرف باطنی ایمان وتقویٰ پر بھروسہ نہیں کرتا ہے بلکہ اصلاح کو ایمان وتقویٰ کا لازمہ سمجھتا ہے۔ قابل توجہ نکتہ یہ ہے کہ فساد جس قدر زیادہ ہوگا اس سے زیادہ اصلاح کی ضرورت ہوگی جتنی ہوا میں گرمی بڑھے گی اتنی ہی زیادہ پانی کی ضرورت ہوگی۔ فساد کرنے والے جتنے خطرناک ہوں گے ان کے مقابلے میں ویسے ہی بڑے بزرگ اصلاح کرنے والوں کی ضرورت ہوگی۔

یہ بات واضح اور روشن ہے کہ اصلاحی پروگرام کبھی بھی خط وکتابت، بحث ومباحثہ اور مذاکرات کے ذریعہ آگے نہیں بڑھتے بلکہ کبھی کبھی تو ایسے حالات اور مواقع پیش آتے ہیں جن کے لئے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور جب تک خطرناک ماحول کا استقبال نہیں کیا جائے معاشرے کی اصلاح ناممکن ہے۔ جبکہ بعض حضرات اپنی خاموشی کی تاویل کرتے ہوئے اس طرح کی باتیں کرتے ہیں اس کا وقت اب گذر چکا ہے یا ابھی اس کا وقت نہیں ہے۔ ہمیں اور رزق کرنے والے کو ایک ہی قبر میں دفن نہیں کیا جائیگا۔ جو جیسا ہے ویسا کرے گا ہمیں اس سے کیا مطلب دوسروں کی زندگی میں دخل دینا صحیح ہے۔ روزی روٹی کا معاملہ ہے لوگ ہم سے ناراض ہو جائیں گے۔ مگر جب دین اسلام پامال ہوتا ہو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے کی اشد ضرورت ہو اور اسلام اپنی بقا کا محتاج ہو تو یہ مصلحت پسندی کس کام کی۔ قرآن کریم میں بزدل، راحت طلب اور تن پرور افراد کی شدت کے ساتھ مذمت کی گئی ہے۔

حضرت امام حسینؑ تاریخ اصلاح کے سر ورق ہیں جن کو اصلاح کی راہ میں درد آگین وسخت ترین حالات اور مشکلوں کا سامنا کرنا پڑا اور اس راہ میں اپنی اور اپنے اعزاء واقرباء اور اصحاب وانصار کی عظیم قربانی پیش کی اور خدائے یکتا کی راہ میں میدان کربلا میں درجہ شہادت پر فائز ہوئے۔

ہمارے لئے یہ جاننا نہایت ضروری ہے کہ کربلا میں نہ تو قرآن اور نماز حضرت امام حسینؑ سے جدا ہوئے ہیں اور نہیں حضرت امام حسینؑ قرآن ونماز سے۔ بلکہ یہ دونوں ایک دوسرے کے مفسر ہیں تاریخ گواہ ہے کہ حضرت امام حسینؑ ایک لمحہ کے لئے بھی قرآن ونماز سے جدا نہیں ہوئے۔ ظالم نے شہ رگ ضرور کاٹ دی مگر ایک دوسرے کو ان کے روحانی رشتوں سے الگ نہ کر سکا ظالم کے ہاتھوں سر مقدس تن سے جدا ہو گیا لیکن روح قرآن ان سے جدا نہ ہوئی۔ حضرت امام حسینؑ اس بات پر آمادہ تھے کہ ان کا بدن چھلنی چھلنی ہو جائے مگر نماز کے وقار میں کہیں سے کوئی کمی واقع نہ ہونے پائے حضرت امام حسینؑ کا سر مقدس نوک نیزہ پر قرآن پاک کی تلاوت کر کے بتاتا ہے کہ سر تو تن سے جدا ہو سکتا ہے لیکن سر اور دل قرآن پاک سے جدا نہیں ہو سکتا۔

مقالہ نگار تحریک اسلامک سوشل آرگنائزیشن کشمیر کے ممبر ہیں۔
zahoormehdi57@gmail.com

کشمیر میں چوٹی کاٹنے کی لہر سے خوف کا ماحول پیدا

مذہبی،سیاسی اور سماجی رہنماؤں نے تشویش کا اظہار کیا اور ملوثین کو بے نقاب و سخت سزا دینے کا مطالبہ کیا

نمائندہ ولایت ٹائمز

سرینگر/"چوٹیاں کاٹنے کی لاامتناہی سرگرمیوں نے کشمیر میں دہشت اور اضطرابی صورتحال پیدا کرلی ہے جس کے نتیجے میں عوام میں سخت خوف و ناراضگی پائی جاتی ہے۔ شمالی اور مغربی بھارت میں نامعلوم افراد کے ذریعہ خواتین کو بیہوش کرکے ان کی چوٹیاں کاٹنے کی سنسنی خیز لہر کشمیر پہنچ گئی ہے۔ پولیس کے مطابق گزشتہ ماہ جموں صوبے میں 100 اور کشمیر میں سرینگر سمیت کئی اضلاع میں اب تک 60 سے زائد ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں۔ ان واقعات سے شہروں اور قصبوں میں خوف و دہشت کی لہر پھیل گئی ہے اور عوامی حلقے حکومت و سول انتظامیہ کی تنقید کررہے ہیں۔ گزشتہ تقریباً 2 ماہ کے دوران وادی کے اطراف و اکناف میں خواتین، لڑکیوں اور کمسن بچیوں کی چوٹیاں کاٹنے کے 60 سے زیادہ واقعات رونما ہونے کے باوجود اب تک ریاستی پولیس کو ان شرانگیز سرگرمیوں کے بارے میں ٹھوس سراغ نہیں مل پارہے ہیں۔ چوٹی کاٹنے کا پہلا واقعہ بھارتی ریاست راجستھان بیکانیر میں 23 جون کو رونما ہوا تھا۔ گزشتہ چار ماہ کے دوران یہ واقعات دہلی، بہار، ہریانہ، اتراکھنڈ اور اترپردیش میں رونما ہوچکے ہیں۔ اس دوران ریاستی پولیس کے سربراہ ڈاکٹر شیش پال وید نے گیسو تراشی کے متواتر اور پراسرار واقعات کا کوئی ٹھوس سراغ نہ ملنے کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ میں ایسی سرگرمیوں کا پتہ لگانے کیلئے خصوصی تحقیقاتی ٹیمیں سرگرم عمل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ابھی پولیس کو چوٹیاں کاٹنے کی وارداتوں میں ملوث افراد یا اس شرانگیز مہم کے درپردہ محرکات کے بارے میں کوئی ٹھوس سراغ نہیں مل پایا ہے۔ "ولایت ٹائمز" کی اطلاعات کے مطابق خواتین، لڑکیوں اور کمسن بچیوں کی بال تراشی کے شرانگیز واقعات کیخلاف ریاست کی مذہبی، سیاسی اور سماجی رہنماؤں نے سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خواتین کو تحفظ دینے کا مطالبہ دہرایا اور سول و پولیس انتظامیہ سے ملوثین کو بے نقاب کرکے انہیں سخت سزا دینے کی مانگ کی۔ قارئین کی خدمت میں وادی کے معروف شخصیات کے بیانات پیش ہیں۔

بزرگ حریت رہنما و چیرمین حریت (گ) سید علی شاہ گیلانی نے گیسو تراشوں کیخلاف مہم کے دوران بدنظمی اور انتشاری کیفیت سے بچنے کی اپیل کرتے ہوئے عوام سے 14 اکتوبر کو پولو گراؤنڈ چلو پروگرام کو کامیاب بنانے کی اپیل دہرائی۔ انہوں نے عورتوں کی بال تراشی کے قبیح جرم میں ملوث افراد کو بے نقاب کرنے کی عوامی مہم کے دوران بدنظمی اور انتشاری کیفیت سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنے کی اپیل کرتے ہوئے حریت پسند عوام سے تلقین کی کہ وہ ہرگز کوئی ایسا اقدام نہ کریں جس سے تحریک دشمن قوتوں کو عوام کے خلاف پرتشدد کاروائیاں عمل لانے کا بہانہ میسر ہو۔

جموں کشمیر لبریشن فرنٹ چیئرمین محمد یاسین ملک نے "خواتین کی چوٹیاں کاٹنے کو خوف پیدا کرنے کی مذموم سازش" سے تعبیر کرتے ہوئے کہا کہ آزادی، انسانیت اور اخلاقیات کے دشمن چاہتے ہیں کہ کشمیریوں کے اندر خوف کی لہر پیدا کی جائے۔ انہوں نے کشمیریوں سے اس صورت حال کا مقابلہ کرنے کیلئے متحد رہنے اور عقل و فراست کے ساتھ دشمنوں کی ہر چال کو ناکام بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں ہوشیار رہ کر دشمن کا مقابلہ کرنا ہے اور اس کام میں ہماری صفوں کا اتحاد و اتفاق انتہائی اہم ہے۔ کشمیری خواتین کی عزت و ناموس پر حملوں اور انکی چوٹیاں کاٹنے کے مذموم واقعات میں روز افزوں اضافے کی مذمت کرتے ہوئے لبریشن فرنٹ کے چیئرمین محمد یاسین ملک نے بھیجے گئے پیغام میں کہا ہے کہ ان حملوں کا مقصد کشمیریوں کے دلوں میں خوف پیدا کرکے انکی زندگیوں کو مزید تنگ طلب کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری خواتین پر ہورہے یہ حملے اور گیسو کاٹنے کے مکروہ عمل میں تیزیاں دراصل کشمیریوں کو خوف زدہ کرنے، اور انکی زندگیوں کو مزید تنگ طلب کردینے کی سازش ہے۔

وادی کشمیر کے اطراف و اکناف میں صنف نازک کے موتراشی کے پے در پے واقعات پر گہری فکر و تشویش کا اظہار کرتے ہوئے جموں کشمیر انجمن شرعی شیعیان کے سربراہ اور سینئر حریت رہنما آغا سید حسن الموسوی الصفوی نے اس پریشان کن صورتحال کو کشمیری قوم کے خلاف ایک منصوبہ بند سازش قرار دیا۔ موتراشی کے درجنوں واقعات رونما ہونے اور کئی مقامات پر عوام کے ہاتھوں مشکوک افراد کو دبوچنے کے باوجود ریاستی پولیس ابھی تک اس شرمناک شرانگیزی کے پس پشت ہاتھ کو طشت ازبام کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہوئی ہے، جس سے کشمیری خواتین میں عدم تحفظ کا احساس اور بھی شدید ہوچکا ہے۔ اس سنگین معاملے کے تعلق سے ریاستی انتظامیہ کی غیر سنجیدگی پر افسوس ظاہر کرتے ہوئے آغا سید حسن نے کہا کہ حالات و واقعات کے تناظر میں عوام شک کی انگلیاں ایجنسیوں کی طرف اٹھانے میں حق بجانب ہیں۔ انہوں نے عوام کو چوکسی برتنے کا مشورہ دیتے ہوئے کہا کہ عوام از خود اپنے علاقوں میں خواتین کی حفاظت کے تقاضوں کو پورا کریں، اور اس سازش کو ناکام بنانے کیلئے فہم و فراست کا مظاہرہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ نامعلوم ہاتھوں نے ہماری غیرت کو للکارا ہے اسلام میں خواتین کے عزت و آبرو کی حفاظت واجب ترین شرعی فریضہ ہے۔ اس معاملے میں مصلحت پسندی کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہمیں اپنی ماں بہنوں کو اس سنگین صورتحال سے بچانے اور اس سازش کا بھانڈا پھوڑنے کیلئے سنجیدگی اور فہم و فراست کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

سالویشن موومنٹ کے چیرمین ظفر اکبر بٹ نے خواتین کی چوٹیاں کاٹنے کے بڑھتے واقعات پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس طرح کی کاروائیوں کا مقصد کشمیری عوام میں خوفزدگی پیدا کرنا ہے۔ ظفر اکبر نے مزید کہا کہ یہ بات انتہائی حیران کن ہے کہ گزشتہ 2 مہینوں سے ریاست کے قریہ قریہ یہ وارداتیں رونما ہورہی ہیں لیکن پولیس حکام کی معنی خیز چپ سارے معاملے کو پراسرار بنا رہی ہے اور اس طرح کی وارداتیں انجام دینے والے آسانی سے موقعہ واردات سے فرار ہورہے ہیں۔ مشترکہ بیان میں ظفر اکبر اور جاوید میر نے شہر میں ایک خاتون کے بال کاٹنے کی تازہ واردات کو انتہائی حیران کن قرار دیتے ہوئے کہا کہ پولیس کی ناک کے نیچے مجرم آزاد گھوم رہے ہیں اور واردات انجام دے کر رفوچکر ہورہے ہیں۔ انہوں نے ریاستی عوام سے اپیل کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس طرح کے اخلاق سوز وارداتیں انجام دینے والوں پر مکمل نگرانی رکھیں۔ دونوں لیڈروں نے کہا کہ خواتین کی عفت و ناموس پر کوئی بھی حملہ ہمارے لئے ناقابل برداشت ہے۔

کاروان اسلامی جموں و کشمیر نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ریاست کے طول و ارض میں مسلسل گیسو تراشنے والوں نے لوگوں کے اندر خوف و دہشت کا ماحول برپا کیا ہے۔ آخر کیوں قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سلسلے کو لیکر سنجیدہ نظر نہیں آرہے ہیں۔ آئے روز بڑھتے ہوئے ان شرمناک اور دلخراش وارداتوں نے ریاست کے چپے چپے میں ایک عجیب خوف کا بحران پیدا کیا ہے۔ عوامی حلقوں میں ڈر اس قدر بڑھ چکا ہے کہ شہروں اور دیہاتوں میں عورتوں نے سفر کرنا ہی ترک کردیا ہے۔ سکولوں اور کالجوں میں زیر تعلیم طالبات بھی اب ڈر کی وجہ سے گھر بیٹھنے میں ہی عافیت محسوس کر رہے ہیں۔ حکومتی اداروں کی انتظامی غفلت کو غیر سنجیدہ اور شرمناک قرار دیتے ہوئے کاروان اسلامی کے ترجمان ابو یاسر قادری نے عوام الناس سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسے حربوں اور چالوں کو ناکام کرنے کے لئے خود احتیاط سازی کے تحت چوکنا رہیں۔ اور اس غیر انسانی سوچ کے تحت کشمیر میں خوف و دہشت پھیلانے والے نیٹ ورک کا پردہ چاک کرنے میں اپنا رول ادا کریں تاکہ ایسی بدترین سازش کو بے نقاب کیا جائے۔ اگر چند ایک مقامات پر عورتوں کے بال کاٹنے والوں کے بارے میں پکڑنے کا دعویٰ کیا گیا آخر عوام الناس تک شفافیت کے ساتھ حقیقت سامنے کیوں نہیں لائی جارہی ہے۔

حکمران جماعت پی ڈی پی سینئر لیڈر و کابینہ کے وزیر اور شیعہ عالم دین مولانا عمران رضا انصاری نے عوام کو خوفزدہ کرنے کی سرگرمیوں کو قابل مذمت قرار دیتے ہوئے کہا کہ چوٹیاں کاٹنے کے درپردہ محرکات کا پتہ لگانا انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے کہا بلاشبہ خواتین کی چوٹیاں کاٹنے کے واقعات سے وادی بھر میں خوف و دہشت روز افزوں ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہبی اعتبار سے یہ ایک گھناؤنا فعل ہے اور بقول موصوف کسی بھی مذہب میں ایسے افعال ناجائز قرار دیئے گئے ہیں۔ عمران انصاری کا کہنا تھا کہ کشمیری عوام طویل عرصہ سے نامساعد صورتحال کا سامنا کرتے آرہے ہیں، اور ایسے میں گیسو تراشی کی شرانگیز وارداتوں نے عوام کو مزید خوفزدہ کردیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین، نوجوان لڑکیوں اور چھوٹی بچیوں کی چوٹیاں کاٹنے کے واقعات حکومت کیلئے ایک چیلنج ہے۔ سینئر کابینی وزیر کا کہنا تھا کہ ہمیں اسباب کا پتہ لگانا پڑے گا کہ ایسی سرگرمیوں کا باطن کیا ہے، اور ایسی وارداتیں انجام دینے والوں کا کیا مقصد ہے۔ شیعہ ایسوسی ایشن جموں و کشمیر کے صدر نے مزید کہا کہ اس صورتحال کا حکومت، ایجنسیوں اور عوام کو مل کر مقابلہ کرنا ہوگا تاکہ ملوث مجرموں کو جلد سے جلد بے نقاب کیا جاسکے۔ عمران انصاری نے کہا کہ عوام، پولیس اور دیگر حکومتی ایجنسیاں چوکس اور چوکنا رہ کر بال تراشوں کو بے نقاب کرسکتی ہیں۔

کانگریس کے ریاستی صدر غلام احمد میر نے خواتین کی گیسو تراشی کے بڑھتے واقعات کو قابل تشویش قرار دیتے ہوئے الزام عائد کیا کہ حالانکہ سربراہی والی مخلوط سرکار خواتین کو تحفظ فراہم کرنے اور چوٹی کاٹنے کے پراسرار معمہ کے پیچھے سوچ کو بے نقاب کرنے میں بھی ناکام ثابت ہوئی۔ انہوں نے سوالیہ انداز میں کہا "سمجھ میں نہیں آرہا ریاستی مشینری اب تک ملوثین کی نشاندہی کیوں نہیں کرسکی؟"۔ وادی کشمیر میں گیسو تراشی کو سنگین معاملہ قرار دیتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر غلام احمد میر نے کہا کہ مخلوط حکومت کی ایک اور ناکامی سامنے آئی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ابھی تک ریاستی حکومت وادی میں بڑھتے پراسرار گیسو تراشی کے واقعات پر قابو پانے اور انکی حقیقت کو منظر عام پر لانے میں ناکام رہی۔ انہوں نے کہا کہ پراسرار واقعات بڑھتے جارہے ہیں جس کی وجہ سے خواتین میں عدم تحفظ کی کیفیت پائی جارہی ہے۔ غلام احمد میر نے کہا کہ ریاستی حکومت سے وضاحت طلب کرتے ہوئے کہا کہ کیوں کر ابھی تک سرکاری مشینری ملوثین کی نشاندہی نہیں کرسکی؟۔ غلام احمد میر نے ان خیالات کا اظہار دورہ اننت ناگ کے دوران کیا، جہاں ویری ناگ کی ایک متاثرہ دوشیزہ کے گھر جاکر انکی عیادت کی۔ غلام احمد میر نے مطالبہ کیا کہ گیسو تراشی کے متاثرین کو ایک کروڑ روپے کا معاوضہ واگزار کرے۔

سابق وزیر اور ڈیموکریٹک پارٹی نیشلسٹ کے چیئرمین غلام حسن میر نے وادی میں خواتین کی چوٹیاں کاٹے جانے کے واقعات پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ بیٹی بچاؤ کو بیٹی ڈراؤ میں تبدیل کیا گیا ہو۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ دنوں میں ایسے بے شمار واقعات پیش آچکے ہیں اور وادی بھر میں خوف و ہراس کی لہر دوڑ چکی ہے۔ سابق وزیر کا کہنا تھا کہ ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ ایسے واقعات پیش آرہے ہیں لیکن ابھی تک سرکار ملوثین کو بے نقاب کرنے میں ناکام رہی ہے۔ غلام حسن میر نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی سرکاریں بیٹی بچاؤ بیٹی پڑھاؤ کا راگ الاپتی رہتی ہیں لیکن کشمیر میں تو بیٹی ڈراؤ مہم جاری ہے، جس پر روک لگانے میں ریاستی سرکار ناکام ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ صرف خواتین کو ڈرانے دھمکانے کا معاملہ نہیں ہے بلکہ یہ ہماری توہین ہے کہ ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے ساتھ ایسا شرمناک سلوک کیا جاتا ہے۔ غلام حسن میر نے بتایا کہ ریاستی عوام کو پہلے بھی اس سرکار پر کوئی بھروسہ نہیں تھا اور اب جبکہ چوٹیاں کاٹنے کی شرمناک سرگرمیاں بے لگام انجام دی جارہی ہیں تو عوام میں اس سرکار سے مکمل طور بھروسہ اٹھ گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خوف و دہشت کا عالم یہ ہے کہ اب ہماری بچیاں اسکول اور کالج جانے سے بھی ڈرتی ہیں اور شام کے وقت وہ اپنے گھروں سے بھی باہر نہیں آپارہی ہیں۔

قانون ساز اسمبلی کے ممبر وائے آئی پی کے صدر انجینئر رشید نے ریاستی سرکار سے مطالبہ کیا کہ وہ چوٹیاں کاٹنے کے نام پر کھیلے جارہے گندہ کھیل کو فوری طور سے بند کرنے کیلئے اپنی ذمہ داریوں کو نبھانے میں پہل کرے۔ انہوں نے کہا "ریاستی عوامی پولیس انتظامیہ سے یہ بات جاننے میں حق بجانب ہیں کہ آخر جو پولیس بڑے بڑے واقعات اور سازشوں کو بے نقاب کرنے کے دعووں میں بھی تاخیر نہیں کرتی آخر کیوں چند شرپسندوں کے آگے بے بس ہوچکی ہے۔ یہ ریاستی پولیس کی قانونی ذمہ داری ہے کہ وہ ریاست کے ہر شہری کے عزت اور مال و جان کے تحفظ کو یقینی بنائے"۔ انجینئر رشید نے لوگوں سے بھی اپیل کی کہ وہ سماج میں موجود غلط اور شرپسند عناصر کو الگ تھلگ کریں اور ساتھ ہی افواہبازوں اور دیگر ناپسندیدہ عناصر پر کڑی نظر رکھنے کے علاوہ کسی بھی صورت میں صبر کے دامن کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

خواتین کی بال تراشی کو ناقابل قبول عمل قرار دیتے ہوئے کشمیر اکنامک الائنس نے لالچوک میں جلوس برآمد کرتے ہوئے فوری طور پر ان واقعات پر روک لگانے کا مطالبہ کیا۔ تاجروں اور صنعت کاروں کے مشترکہ اتحاد کشمیر اکنامک الائنس کے شریک چیئرمین فاروق احمد ڈار اس بات پر سخت افسوس کا اظہار کیا کہ ابھی تک 60 سے زائد ایسے واقعات پیش آئے تاہم انتظامیہ و پولیس مجرموں کا سراغ لگانے میں ناکام ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پہلے جنوبی کشمیر کے دوردراز علاقوں میں ایسے واقعات پیش آئے تاہم اب سرعام دن کے اجالے میں شہر کے گنجان علاقوں میں ایسے واقعات پیش آرہے ہیں، جو پولیس کیلئے قابل توجہ ہے۔

شام میں جو کچھ ہو رہا ہے امریکہ اور اسکے اتحادیوں کے خلاف کھڑے ہونے کی سزا ہے: مفتی اعظم شام

میں سبھی اسلامی مسالک کا پیرو ہوں، عمل سے سنی، طبعیت سے شیعہ، بنیادی طور سلفی اور روحانی طور صوفی ہوں، ہم سبھی کو شام آنے کی دعوت دیتے ہیں تاکہ وہ خود حقائق سے روبرو ہوں

"میں کشمیر میں امن کی بحالی کی دعا کرتا ہوں۔ لوگوں کو مغربی میڈیا اور مغربی پروپیگنڈہ مشینری پر ہرگز اعتماد نہیں کرنا چاہئے۔ کشمیر کے معاملے کی طرح مغربی میڈیا نے اس جنت بے نظیر کے بارے میں منفی چیزیں پیش کی اور یہ پروپیگنڈہ کیا کہ کشمیری ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہے ہیں لیکن جب ہم یہاں آئیں یہاں کی خوبصورتی اور لوگوں کی مہمان نوازی کو دیکھ کر ہم حیران رہ گئے۔ مساجد سے نکلنے والی اذان سے دل شاد ہو گیا، مساجد، مندر اور دیگر مذہبی عبادت گاہوں کا ایک ہی جگہ پر دیکھنا باعث مسرت ہے۔ میں ذاتی طور پر جموں کشمیر کی وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی یا ان کے بیک گراؤنڈ کو نہیں جانتا میں جو کچھ جانتا ہوں وہ یہ کہ ہر مسلم خاتون کو محبوبہ مفتی کو اس بنیاد پر کہ وہ جس مقام پر کھڑی ہو کر ایک مخصوص علاقے کی بھاگ دوڑ سنبھال رہی ہیں رول ماڈل بنانا چاہئے کیونکہ ایشیائی معاشرے میں عورت کا اس مقام تک پہنچنا ایک بہت بڑی بات ہے۔ محبوبہ مفتی کیساتھ ملاقات کے دوران میں نے ان سے کہا کہ آپ ام المومنین حضرت خدیجہؓ، حضرت عائشہؓ اور دختر پیغمبر اکرم حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کو اپنا رول ماڈل بنائے تاکہ ایشیا میں مسلم خواتین آپ سے متاثر ہوں۔ شاید میرے اس بیان کو میڈیا نے مختلف متن میں پیش کیا ہے لیکن آپ کے ذریعے کشمیری عوام تک میرا یہ پیغام پہنچائیں کہ ہم ان کی مہمان نوازی سے متاثر ہوئے اور ہم ان کی حکومت کے طریقہ کار سے بالکل اجنبی تھے۔"

"ولایت ٹائمز" نے نقل کیا ہے کہ عالمی اردو خبررساں ادارے نیوز نور کے مطابق شام کے مفتی اعظم ڈاکٹر احمد بدرالدین حسون نے 29 ستمبر 2017 کو کشمیر کا مختصر سرکاری دورہ کیا اور سرینگر کشمیر سے شائع ہونے والے موقر انگریزی روزنامہ "کشمیر اوبزرور" نے شام کی زمینی صورتحال جاننے کے لئے موصوف کا انٹرویو شائع کیا جس کا اردو ترجمہ ولایت ٹائمز کے قارئین کی خدمت میں پیش ہیں۔

شام کے مفتی اعظم ڈاکٹر احمد بدرالدین حسون نے اپنے پہلے اور مختصر کشمیر دورے کے دوران مسلمانوں کو انتہا پسندی اور مذہبی تعصب کا شکار ہونے کی بابت خبردار کرتے ہوئے اتحاد بین المسلمین اور خالص دین محمدیؐ کے پیغام کو عام کرنے کی تاکید کی۔

شام کے مفتی اعظم "ڈاکٹر احمد بدرالدین حسون" نے یونیورسٹی آف اسلامک اسٹڈیز سے صوفی ازم میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی ہے۔ شام میں جنگ شروع ہونے کے چھ سال قبل اور مفتی احمد کفتارو کے انتقال کے بعد انہوں نے شام کے مفتی اعظم کا عہدہ سنبھال لیا۔ سرینگر میں اپنے مختصر قیام کے دوران انہوں نے کشمیر اوبزرور کے چیف ایڈیٹر سجاد حیدر اور صحافی عاقب جاوید کو دیا گیا انٹرویو کہ جس میں انہوں نے عرب دنیا خاص کر شام کی صورتحال، مسلم دنیا کو درپیش مسائل، انتہا پسندی اور فرقہ پرستی پر مسلم علمائے کرام کے درمیان اتحاد کی ضرورت پر بات کی۔

(س) براہے مہربانی شام کے حقیقی صورتحال سے ہمیں تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ج) شام پر بات کرنے سے پہلے میں کشمیر پر کچھ بولنا چاہوں گا میں پہلی بار کشمیر آیا ہوں میرا عقیدہ ہے کہ اس سے قبل کسی بھی شامی عالم دین نے وادی کا دورہ نہیں کیا ہے۔ کشمیر کی صورتحال سے ہم مغربی ذرائع ابلاغ کے ذریعے واقفیت رکھتے ہیں اور کشمیر کے بارے میں ہمارا یہ تصور ہے کہ یہاں چاروں طرف بدامنی اور تشدد برپا ہے اور انسانی زندگی کی یہاں کوئی قیمت نہیں ہے۔ یہی تمام خیالات کشمیر کا دورہ کرنے سے پہلے ہماری ذہنوں میں گھر کر چکے تھے لیکن کشمیر واقعی میں جنت بے نظیر ہے جبکہ میڈیا حقائق کو مسخ کر کے پیش کرتا رہا ہے اور حقیقت میں جب میں نے اپنے قدم اس سرزمین پر رکھے مجھے احساس ہوا کہ کشمیر کیلئے ہم کچھ زیادہ نہیں کر رہے ہیں۔

ہندوستان کے بارے میں مجھے علم ہے کہ یہ ملک ایک دفعہ اسلام کیلئے علم کا مرکز تھا اور نو آبادکاری سے قبل کشمیر اور ہندوستان کے علمائے کرام دینی تعلیم کی حصول کیلئے شام اور دیگر ممالک جاتے تھے اگر آپ شام میں میری لائبریری کا مشاہدہ کریں آپ وہاں ہندوستانی علمائے کرام کی تحریر کردہ مختلف کتابوں کا موجود پائیں گے۔ میری ذمہ داری ہے کہ میں دنیا کو کشمیر اور ہندوستان کے بارے میں بتاؤں۔ میں کشمیر میں امن کی بحالی کی دعا کرتا ہوں۔ میری یہ ذاتی رائے ہے کہ ہندوستان، پاکستان، بنگلہ دیش، میانمار اور سری لنکا کی عوام کو متحد ہو کر ایک طاقتور برصغیر کی بنیاد رکھنی چاہئے جس سے یہ ایک عظیم قوم میں بدل سکتی ہے اگر یورپی ممالک متحد ہو کر یورپی یونین تشکیل دے سکتے ہیں پھر جنوبی ایشیا متحد کیوں نہیں ہو سکتا؟ یورپ میں اب ایک مشترکہ پارلیمنٹ ہے جہاں سے مجھے خطاب کرنے کا شرف حاصل ہوا ہے اور میں یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ 14 مختلف زبانیں بولنے کے باوجود یورپی عوام متحد ہیں اور میں نے انہیں متحد رہنے کی تاکید کی۔

وہاں یورپی خطے کے ممالک کو دو تباہ کن عالمی جنگوں کہ جس کے نتیجے میں لاکھوں افراد ہلاک ہونے کا سامنا کرنا پڑا لیکن پھر بھی وہ اپنے پیروں پر کھڑے ہوئے اور آج ان کا ایک مشترکہ پارلیمنٹ ہے۔

70 یا 80 سال قبل برطانیہ اور فرانس نے مشرقی بحر روم (لیوانت) میں ایک اسٹریٹجک ملک کو لبنان، شام، اردن اور فلسطین جیسی ریاستوں اور ہمیں سیاسی طور پر تقسیم کیا اور اس منصوبے کو دو غیر ملکی وزرائے خارجہ سکائس اور پیکاٹ نے مکمل کیا اب لوگ دوبارہ متحد ہونا چاہتے ہیں اور اتحاد تو عرب جمہوریہ شام کا ہمیشہ سے مطالبہ رہا ہے۔ اسی وجہ کی بنیاد پر ہمیں سزا دی جا رہی ہے۔ دشمن ہمیں مذہب اور مسلک کی بنیاد پر تقسیم کرنا چاہتا ہے۔ عرب جمہوریہ شام ہمیشہ ان شیطانی منصوبوں کا مخالف اور اسلام دشمن قوتوں کے خلاف سیسہ پلائی دیوار کی طرح کھڑا رہا ہے۔ شامی فوج جب لبنان میں داخل ہوئی اس وقت یہ ملک شیعہ، سنی، دروز اور عیسائی گروہوں میں منقسم تھا لیکن ہماری فوج کا جب انخلاء ہوا لبنان ایک بار پھر متحد تھا۔

دشمنان اسلام نے عراقی قوم کو بھی تقسیم کرنا چاہا اور اس وقت دمشق حکومت نے امریکہ کو شامی فضائی حدود استعمال کرنے کی واشنگٹن کی درخواست کو مسترد کر دیا یا ایک اور وجہ ہے کہ جس بنیاد پر ہمیں سزا دی جا رہی ہے کیونکہ ہم نے ان کیسامنے سر جھکانے سے صاف انکار کر دیا۔

جاری صفحہ 2 پر

Zionist regime seeking to create "NEW ISRAEL" in region.

Imam Khamenei in a meeting with the Turkish president:

WILAYAT TIMES DESK

Tehran:In a meeting with Turkish President Recep Tayyip Erdogan and his accompanying delegation on Wednesday,Supreme Leader of the Islamic Revolution Ayatollah Seyyed Ali Khamenei stressed the need for boosting economic ties between Ankara and Tehran, and described as very important agreement and cooperation between the two countries on the key issues of the Muslim world. He said the referendum in Iraq's Kurdistan region serves the interests of the US and the Zionist regime, reiterating, "The US and foreign powers are unreliable and seek to create a new Israel in the region."

Ayatollah Khamenei pointed to the serious issues in the world of Islam from East Asia and Myanmar to North Africa, saying, "If Iran and Turkey reach agreement on an issue in the face of these problems, that agreement will certainly materialize and both countries and the world of Islam will benefit from it."

Highlighting the need for the development of economic cooperation between the two countries, he added, "Unfortunately, although numerous potentialities exist, the level of economic cooperation has not improved and there must be more efforts and actions than before in this regard."

The Leader of the Islamic Revolution expressed satisfaction with Iran-Turkey cooperation on the during the Astana talks and the improving trend of Syrian developments due to such cooperation, adding, "Of course, the issue of Daesh and Takfiris will not end in this way and the resolution of this issue requires a genuine and long-term plan."

He described the holding of the referendum in Kurdistan as betrayal to the region and a threat to its future and pointed to the long-term consequences of this move for the neighbors, reiterating, "In confronting this event, Iran and Turkey must take every possible measure and the Iraqi government must also seriously make decisions and take action on this issue."

Ayatollah Khamenei described as very important Iran and Turkey's "cooperation, consultations and uniform and serious political and economic decisions" in countering this issue and reiterated, "The standpoint of the US and European governments on this issue is entirely different from that of Iran and Turkey and the US would like to always have at its disposal an element of harassment against Iran and Turkey; therefore, the US, the Europeans and their stances can by no means be trusted."

Addressing the Turkish president, Ayatollah Khamenei added, "As you pointed out, it is the Zionist regime [of Israel] that benefits from the recent events in the first place, and after that, the Americans benefit from the recent incidents."

The Leader of the Islamic Revolution pointed to the efforts of the enemies to keep Iran and Turkey engaged and distance the two countries from the important issues of the region, adding, "Foreign powers and particularly the Zionist regime are seeking to create a new Israel in the region and develop a means to create divisions and conflicts."

He reiterated, "Serious and swift decisions must be made through a long-term and strategic view toward the recent issues, and this issue must be confronted with a uniform action."

In the meeting, which was also attended by Iranian President Hassan Rouhani, the Turkish president emphasized the need for the forging of strong unity between Iran and Turkey in the region, saying, "We managed to reach a conclusion in the negotiations with the president of the Islamic Republic of Iran regarding Syria and Iraq."

The president of Turkey pointed to the need for joint and simultaneous measures between Iran, Turkey and Iraq on the issue of Iraq's Kurdistan, saying, "According to irrefutable documents and evidence, the US and Israel have reached a general agreement on the issue of Kurdistan and Barzani (Iraq's Kurdish leader) made an unforgivable mistake by holding a referendum."

Stating that apart from Israel, no one else has recognized Iraq's Kurdistan, Erdogan said, "The neighbours of Iraq certainly cannot accept this decision; therefore, the officials of Iraq's Kurdistan cannot take a single step after this and will have no way out."

Saying that the US, France and Israel want to partition the countries in the Middle East and exploit the situation for their own benefit, the president of Turkey reiterated, "They have hatched the same plot for Syria, and Iran and Turkey's unity and uniform decision is very important in that regard."

Stressing the need for upgrading mutual trade to 30 billion dollars, he daid, "There are a lot of things that we can do through cooperation with each other, although some will not be pleased by this cooperation and will try to stop these positive moves."

The president of Turkey expressed hope by holding annual meetings of the strategic council in Iran and Turkey, decisions and agreements will seriously become operational.

Karbala:A hope to oppressed and desperation to oppressor.

Shujaat Hussain

From the Karbala, we get the lesson of patience, martyrdom, dignity and justice. Martyrs of Karbala clearly declared that they sough to establish justice and elucidated to prove that oppressed must stand against oppression. If Karbala hadn't took place then no body would have known the impact of injustice, oppression and falsehood. Karbala is the place to whom all the universe revolves around, the place where unique gatherings make prayers even the place which teaches us to stand against oppression.

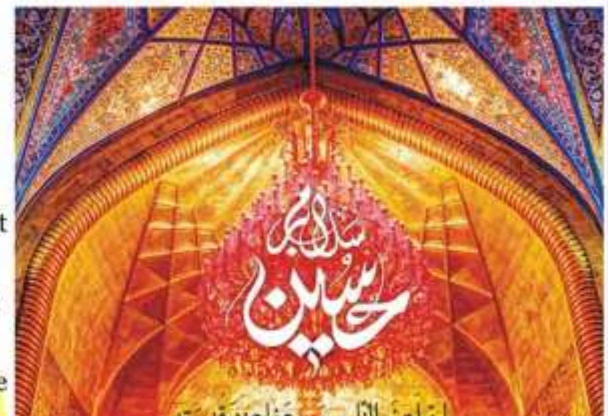

Karbala is the place where martyrdom meets its fate,where truth replaces falseness, where every Yazeed approaches death, where hope breaks desparation, where dignity to Allah vanishes hate and inters infidelity and so on. But before Karbala took place, this land was termed as barren, avoided, valueless, etc. Imam Hussain (a.s) infused life into this dead land. Now this place is referred as the stupendous, precious, pompous, ponderous, exalted land and the door of dignity. The word Karbala is derived from Karbobala which means the mother of troubles. Why so? because who among Prophets passed from the land, they had been drowned in any misery and trouble. Prophet Mohammad (Pbuh) once says to Imam Hussain (a.s) that every prophet who passed from there mourned on you, O' Hussain (a.s).It means that before the event of Karbala, Imam Hussain (a.s) was mourned which reveals the ascendance of Imam Hussain (a.s) even elucidates the value of Karbala.

At the time of Yazid, Kufa was totally bewitched by Satanic tasks. Yazeed after the death of Muawiya (l.a), announced his Khilafat even obligated people to call himself 'Ameer-al-Momineen.' People were compulsed to abuse Imam Ali (a.s). It is said that the beginning of Friday prayers were done by abusing Imam Ali(a.s) even on the Memberi Rasool (S). People were misguided and danced with falseness. Liquor was permitted by Yazeed. Comming to the point, Whole atmosphere was besieged by Satan. The Yazidis along with people had forsaken the Deen of Prophet Mohammad (Saww). So, Thirty thousand letters were sent from Kufa by Kufis to Imam Hussain(a.s) and sought help from Imam(a.s). After,Imam sent Muslim bin Aqeel (a.s) as messenger to Kufi where he was ruthlessly killed by Ibn-Ziyadh (l.a). Imam(a.s) then left Medina with his family to preach people and invite them towards Haq in the name of Allah.

Before reaching Kufa,Yazeedi Lashkar stopped Imam Hussain(a.s) in Karbala and there he(a.s) along with 72 personalities attained martyrdom. Even after the Karbala, the fire of oppressoin was grown to Ahlulbayt(a.s) by Yazeed (l.a).

Karbala was the fight of good against evil. Instead,Imam Hussain(a.s) proved that dignity and loyalty to Allah is the supreme way of life. He accepted martyrdom but not accepted Yazeed, he gave his head but not his hand, he gave the arms of Abbas (a.s) but not his hand even he gave Zainab (s.a)'s veil in order to protect the Deen od Prophet Mohammad (Saww)

Imam Hussain (a.s) bore all Yazeed's cruelties but refused to accept him. This is what we call as closest closeness to Allah.

From the Karbala, we get the lesson of patience, martyrdom, dignity and justice. Martyrs of Karbala clearly declared that they sough to establish justice and elucidated to prove that oppressed must stand against oppression. If Karbala hadn't took place then no body would have known the impact of injustice, oppression and falsehood. Karbala is the place to whom all the universe revolves around, the place where unique gatherings make prayers even the place which teaches us to stand against oppression.

Since oppression is seen in everywhere now and innocents are being bathed into the blood. But from the every corner, Muslims are seen to be oppressed as some examples are 'Syria,Iraq,Myanmer,Britain,Kashmir,etc.'

In order to fight against injustice, we should learn the lessons from our University, Karbala. Here no one is sympathetic to others but Karbala's teachings encourage oppressed and inspires them how to speak up against oppression. The biggest example in front of us is Iran as no country dares to collide with it, and there is no any other reason rather than that Iran has understood the real meaning of Karbala, has learnt the lessons of Karbala and has adopted Karbala heartily.

Imam Khomeini (r.a) says: Every day is Ashura, every land is Karbala.

Here every land is Karbala doesn't mean that we should assume Karbala as every land. It means that we should adopt Karbala's teaching everywhere so that truth can be flourished, justice can be expanded and dignity to Allah can be increased. Since many countries are the destiny of oppression thus, we should fight against oppression with the teachings of Karbala.

Coming to the real point of view, we shouldn't let oppression to be continued but we should raise our voice against it and defeat the oppressor with Karbala.

Karbala prepared the hope for oppressed and bestowed them a book whose pages can neither be counted nor be weighted. Karbala reinvigorated hope in hopeless and invigorated the value of oppressed. Karbala is indeed a hope to oppressed and desperation to oppressor.

Author hails from Budgam Kashmir is the student and can be reached at shujaathu2@gmail.com

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

2nd Year of Publication

Srinagar

Weekly

WILAYAT TIMES

اے کہ غلامی سے ہے روح تری مُضمحل

سینۂ بے سوز میں ڈھونڈ خودی کا مقام

The Soul is weary under the stress of slavery, build niche for khudi in thy impassive chest.

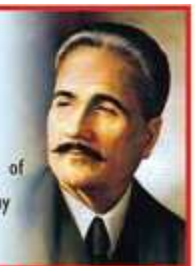

Vol:03 | Issue:26 | Pages:08 | 9th October 2017 to 15th October 2017 | Rs.5/-

Only dialogue can solve Kashmir:A.S Dulat

India has created a mess in the last 15 months, says Ex-Raw Chief

New Delhi:India has created a "mess" in Kashmir in the past 15 months, India's former Intelligence chief said during a debate with a former Pakistani head of Intelligence in London on Friday night, urging the need for "imagination" and dialogue going forward.

"It's high time we started talking," said Amarjit Singh Dulat, former Research and Analysis Wing head, who spoke at a packed event held by the London School of Economics' South Asia Forum, on the ability of intelligence agencies to do good — seen as a rare occasion when top figures from both services had come together at a public venue.

"Heavy-handedness has never worked in Kashmir …actually it doesn't work anywhere as we've seen recently in Spain," Mr. Dulat said at the start of the debate.

"I think if there is one message that comes out of Kashmir, not today, not yesterday or the day before but as far back as one can remember…you can achieve a lot through love and compassion but you can never achieve it by force. That is the mistake we have created in the last 15 months," Mr. Dulat said. "Kashmir is part of India, an integral part of India and it's not going anywhere but we need to deal with Kashmir in a more civilised manner."

Opening the debate, Ehsan-ul-Haq, the former director general of Pakistan's Inter Services Intelligence, said the situation in Kashmir, which had remained the oldest unresolved international dispute and the core issue in India-Pakistan relation, had taken a "turn for the worse" since last July.He said security forces had tackled protests with singular "ruthlessness" and flagged the "shocking and indiscriminate" use of pellet guns.

Six foreign tourists mistaken as braid choppers rescued by JK Police

SrinagarAt about 2:00 am during the intervening night of 7/8 October 2017, SHO Rainawari Inspector G P Singh got an information from PCR Kashmir and some sources that Six foreign tourists have been rounded up by some people in Kanikachi Latti Mohalla Rainawari somewhere in the interior area of Dal Lake.

On receiving information a police team headed by Inspector G P Singh under the overall supervision of SP North Shri Sajjad Ahmad Shah rushed to the spot instantly and rescued the holed up tourists. There has been cooperation from some locals as well. On enquiring it was found that Six tourists-3 Australians, one South Korean, one from Ireland and one from England (4 males and two females), were traveling from Leh to Srinagar in a Tavera vehicle driven by Abid Hussain son of Mohd Shafi resident Doda. The group had lost way and were traveling with the help of Google Map which led them to travel across a link road showing short cut to Lal Chowk.On reaching Kanikachi Lati Mohalla the vehicle was stopped by a group of locals who on spotting foreigners in the vehicle started hues and cries which caused a large gathering of people on spot turning into an unruly mob. However some locals started rescuing the holed up group and called police.

With great efforts of Police and reasonable public whole group was rescued. Tourists were taken to a local Hotel and were lodged there comfortably by the police and early in the morning were seen off to their next destination.

CSI felicitates J&K Bank Chairman with Golden Memoir, crowns him Elite Ambassador

Srinagar:Parvez Ahmed, Chairman and CEO of Jammu and Kashmir Bank and Alumni of Institute of Company Secretaries of India has been felicitated with a Golden Memoir by the Institute on its Golden Jubilee Celebrations function which was celebrated on October 4, 2017, said spokesman of bank.The function was attended by Prime Minister as the Chief Guest. The memoir was presented to Parvez Ahmed by Union Minister Of State for Corporate Affairs, P P Choudhry in presence of President, ICSI, Shyam Agrawal for bringing laurels to the Institute as its most outstanding Alumni along with three others for remarkably contributing to the Nation building immediately since after leaving the Institute as qualified Company Secretary.He has also been crowned as Elite Ambassador of ICSI through this memoir signed jointly by its President, CS(Dr) Shyam Aggarwal and Secretary, CS Dinesh Arora.Addressing a galaxy of Company Secretaries (Alumni) who had assembled for the Golden Jubilee Celebrations of their Institute at Vidyan Bhawan, Prime Minister on the occasion lauded the role of Company Secretaries for bringing best corporate governance in the corporate sector of the country.Prime Minister spokesman said also remind ed them of their crucial role which they have to play for weeding corruption and black money out from the country and sought Pledge from the Company Secretaries throughout the country to ensure complete tax compliant system in the Country by 2022 ensuring zero presence of Shell Companies, Honest Business culture and Honest Tax payment.

Srinagar:Ovain Ali:A Blood Donation camp was organized by Idara Imam Khomeini library Delina in collaboration with Lal ded Hospital at Primary Health Centre Delina Baramulla of Kashmir on 4th october to pay tributes to Martyrs of Karbala.Scores of youths from different schools of thoughts donated their blood to serve humanity.